سورة الرعد

آیات ۸ - ۱۶

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَ مَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَ مَا تَزْدَادُ ؕ وَ كُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝٨
عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝٩ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَ مَنْ جَهَرَ بِهٖ وَ مَنْ هُوَ
مُسْتَخْفٍۭ بِالَّيْلِ وَ سَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ۝١٠ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اِذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَ مَا لَهُمْ
مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝١١ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ يُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۚ ۝١٢ وَ يُسَبِّحُ
الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَ يُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَ هُمْ يُجَادِلُوْنَ فِی
اللّٰهِ ۚ وَ هُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ؕ ۝١٣ لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَیْءٍ
اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَ مَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَ مَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ۝١٤ وَ لِلّٰهِ
يَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ ظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ۩ السجدة ۝١٥ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ
يَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ ۙ۬ اَمْ هَلْ تَسْتَوِی الظُّلُمٰتُ وَ النُّوْرُ ۬ۚ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ
فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ هُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝١٦

پچھلے سبق (آیات ۱ - ۷) کا خلاصہ

- قرآنِ کریم کی دعوتِ توحید کا بیان ، تمہیداً، قرآنِ کریم اور آپ ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کے حق ہونے کا ذکر
- توحید کے اثبات کے لیے آفاق دلائِل (اللہ تعالیٰ کائنات کا مدبر ہے ، اس کے تمام امور کی تدبیر کر رہا ہے ، وہی آخرت کو برپا کرنے والا بھی ہے)
- اس کائنات میں ربوبیت(creation, sustenance, provision, and caretaking) کا ایک وسیع اور لامتناہی نظام موجود ہے جو اس بات کا شاہد ہے کہ یہ پورا کارخانۂ قدرت، الل ٹپ نہیں، کسی اتفاق سے وجود میں نہیں آیا، اور نہ ہی یہ کوئی کھیل تماشا ہے
- یہ بالکل منطقی اور سراسر عقل کے تقاضے کے مطابق بات ہے کہ اس پورے آفاقی اور کائناتی نظام کے اندر ایک مقصدیت ہے، اس کے اندر نظم (coherence) ہے، اس کا ایک خالق، مالک اور مدبر ہے (اس کو پہچانو.......)
- منکرینِ آخرت (مشرکین) کے اس ستدلال کا جواب ـ کہ جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو دوبارہ کیسے پیدا ہوں گے؟ انہیں بتایا گیا کہ تم نے اپنے پیدا کرنے والے رب کی طاقت کا انکار کیا ہے کیونکہ تم اپنے آباء کی اندھی تقلید کے پھندے میں جکڑے ہو
- منصبِ رسالت کی وضاحت کہ رسول (ﷺ) کا کام معجزات دکھانا نہیں ہے آپ تو ایک خبردار کرنیوالے (منذر) اور ہادی ہیں
- آفاقی اور کائناتی حقائق جو عام انسان کے ہر وقت مشاہدے میں رہتے ہیں ان سے استدلال کرکے قرآنِ مجید نے ان عجائبات کو انسانی ذہن کے سامنے پیش کیا ہے کہ انسان اندھا بہرا بن کر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ایک برتر مخلوق کے طور پر ان حقائق پر غور کرے کہ اس کائنات کی حقیقت کبریٰ انسانی فہم وادراک کے قریب آجائے اور وہ اپنے آپ اور اپنے مالک وخالق کو پہچان سکے

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَ مَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَ مَا تَزْدَادُ ؕ وَ كُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝۸ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝۹

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا - اللہ ہی جانتا ہے جو (کچھ)

تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى - اٹھائے پھرتی ہے ہر مادہ (اپنے پیٹ میں)

حَمَلَ يَحْمِلُ ، حَمْلٌ : اٹھانا

اُنْثٰى : مادہ (اس سے ارد و میں مؤنث کا لفظ)

وَ مَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ - اور جو گھٹتا ہے رحموں کے اندر

غَاضَ يَغِيْضُ ، غَيْضٌ : کم کرنا، سکڑنا

اَرْحَام ، رِحْمٌ کی جمع (womb)

وَ مَا تَزْدَادُ - اور جو بڑھتا ہے

اِزْدَادَ يَزْدَادُ ، اِزْدِيَادٌ : بڑھنا، زیادہ کرنا (VIII)

اردو میں: زائد، زیادہ، زوائد، مزید

وَ كُلُّ شَیْءٍ - ہر چیز کے لیے

عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ - اس کے ہاں ایک مقدار مقرّر ہے

مِقْدَار : شمار، وزن، پیمائش، قدر و قیمت

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ - وہ جاننے والا ہے پوشیدہ اور ظاہر کا

الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ - وہ سب سے بڑا ہے، ہر حال میں بالاتر رہنے والا ہے

(ع ل و)

تَعَالٰى يَتَعَالٰى ، تَعَالِيًا (VI)

بہت بلند ہونا

اردو میں: علو، عالی، اعلیٰ، تعالیٰ، تعلّی (اپنی تعریف)

الْمُتَعَالِ اصل میں الْمُتَعَالِی تھا، اللہ کا صفاتی نام تھا ی محذوف ہے

سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَ مَنْ جَهَرَبِهٖ وَ مَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَ سَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ۝١٠

سَوَآءٌ مِّنْكُمْ - یکساں ہے (اس کے لیے) تم میں سے

سَوَاء : برابر

مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ - وہ جس نے آہستہ بات کی

اَسَرَّ یُسِرُّ ، اِسْرَارٌ : چھپانا، چھپا کر کرنا(آہستہ کہنا) (IV)

اردو میں : سِر، اسرار

وَ مَنْ جَهَرَبِهٖ - اور وہ جس نے بلند آواز سے کی

جَهَرَ یَجْهَرَ ، جَهْرًا : بلند آواز سے کرنا، ظاہر کرنا

اردو میں : جہری (نماز)

وَ مَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ - اور وہ بھی جو چھپا ہوا ہو

(خ ف ي) اِسْتَخَفَّ یَسْتَخِفُّ ، اِسْتِخَفَافًا : چھپنا (X)

مُسْتَخْف : چھپا ہوا

اردو میں : اخفاء، خفی، خفیہ، مخفی

بِالَّيْلِ - رات (کی تاریکی) میں

وَ سَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ - اور چلنے پھرنے والا ہے دن میں

سَرَبَ یَسرُبُ ، سُرُوبًا پانی کا جاری ہونا، نشیب میں اترنا
کسی راستے پر اپنی مرضی سے چلنا

فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِى الْبَحْرِ سَرَبًا : مچھلی نے بنایا اپنا راستہ پانی میں، نشیب میں گھستے ہوئے (18:61)

سَراباً : ریگستان (جس میں چمکنے سے پانی کا گمان ہوتا ہے، اس سے سراب دھوکے کے معنی میں بھی
لیکن اس میں بھی یہ بنیادی مادے کے معنی میں (نشیبی جگہ)، پانی چونکہ نشیبی جگہ (سرب) میں جمع ہوتا ہے

سَارِبٌ : چلنے والا

اردو میں : سراب

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَ مَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَ مَا تَزْدَادُ ؕ وَ كُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ﴿۸﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ
الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ﴿۹﴾ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَ مَنْ جَهَرَ بِهٖ وَ مَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَ سَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ﴿۱۰﴾

الله ایک ایک حاملہ کے پیٹ سے واقف ہے جو کچھ اس میں بنتا ہے اسے بھی وہ جانتا ہے اور جو کچھ اس میں کمی یا بیشی ہوتی ہے اس سے بھی وہ باخبر رہتا ہے ہر چیز کے لیے اُس کے ہاں ایک مقدار مقرر ہے

وہ پوشیدہ اور ظاہر، ہر چیز کا جاننے والا ہے وہ بزرگ ہے اور ہر حال میں بالاتر رہنے والا ہے

تم میں سے کوئی شخص خواہ زور سے بات کرے یا آہستہ، اور کوئی رات کی تاریکی میں چھپا ہوا ہو یا دن کی روشنی میں چل رہا ہو، اس کے لیے سب یکساں ہیں

Allah knows what every female bears; and what the wombs fall short of (in gestation), and what they may add. With Him everything is in a fixed measure.
He knows both what is hidden and what is manifest. He is the Supreme One, the Most High.
It is all the same for Him whether any of you says a thing secretly, or says it loudly, and whether one hides oneself in the darkness of night, or struts about in broad daylight.

محمد اقبال

اَللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا تَحۡمِلُ كُلُّ اُنۡثٰى وَمَا تَغِيۡضُ الۡاَرۡحَامُ وَمَا تَزۡدَادُ‌ ؕ وَكُلُّ شَىۡءٍ عِنۡدَهٗ بِمِقۡدَارٍ ﴿۸﴾ عٰلِمُ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ الۡكَبِيۡرُ الۡمُتَعَالِ ﴿۹﴾ سَوَآءٌ مِّنۡكُمۡ مَّنۡ اَسَرَّ الۡقَوۡلَ وَمَنۡ جَهَرَ بِهٖ وَ
مَنۡ هُوَ مُسۡتَخۡفٍۢ بِالَّيۡلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ﴿۱۰﴾

اللہ تعالیٰ کا علم واختیار اور اس کی تدبیر کائنات

- ان تین آیاتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ کے علم کامل کی صفت کا بیان ہے :

1. اللہ جانتا ہے کہ ہر مادہ کے رحم میں کیا پرورش پارہا ہے؟
2. کائنات میں ہر شے اپنی پوری مقدار کے ساتھ اللہ کے علم میں ہے؟
3. انسان کسی بات کو ظاہر کرے یا چھپائے اونچی آواز سے کہے یا سرگوشی کے انداز میں اللہ کو اُس کی ہر بات کا علم ہے۔
4. کوئی انسان دن میں سرگرم عمل ہو یا رات کی تاریکی میں کہیں چھپ گیا ہو اللہ اس کے مقام اور حال سے واقف ہے

- مادہ کے رحم میں کیا کمی یا بیشی ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ اس کو بھی جانتا ہے، یہ جاننا ہر لحاظ سے ہے، بچے کے اعضاء اس کی قوتوں اور قابلیتوں، اور اس کی صلاحیتوں اور استعدادوں میں جو کچھ کمی یا زیادتی ہوتی ہے، اللہ براہ راست نگرانی میں ہوتا ہے۔ یعنی یہ علم صرف جسمانی تغیرات تک محدود نہیں بلکہ قسمت کا بناؤ و بگاڑ سعادت و شقاوت کی تقسیم، رزق کی تنگی اور وسعت، عمر کی کمی بیشی، ہر چیز پر محیط ہے ـــ خلق کے اس عمل میں ہر چیز معین ہے (یعنی اس کی تعداد، مقدار، تناسب، توازن جتنا ہونا چاہیے اللہ نے اس کا بندوبست کر رکھا ہے ـــ اس بات کو قرآن کریم کئی اور مقامات پر بھی بیان کیا ہے (سورۃ طلاق آیت ۳، سورۃ حجر آیت ۲۱، سورۃ حجر آیت ۲۱، سورۃ الرعد آیت ۸)

اس پورے عمل میں ایک زبردست منصوبہ بندی کا ہونا صریح طور پر اس بات کا ثبوت ہے کہ اس کے پیچھے کوئی منصوبہ ساز ہے

عٰلِمُ الۡغَيۡبِ وَ الشَّهَادَةِ الۡكَبِيۡرُ الۡمُتَعَالِ ۝٩ سَوَآءٌ مِّنۡكُمۡ مَّنۡ اَسَرَّ الۡقَوۡلَ وَ مَنۡ جَهَرَ بِهٖ وَ مَنۡ هُوَ مُسۡتَخۡفٍۭ بِالَّيۡلِ وَ سَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ۝١٠

- اللہ تعالیٰ کا علم تمام غائب و حاضر کا احاطہ کیے ہوئے ہے، زمین و آسمان کی کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں اور یہ بھی ممکن نہیں کہ کوئی اپنی طاقت سے اللہ تعالیٰ کے علم کے خزانوں میں نقب لگا سکے کیونکہ وہ جس طرح علم میں بڑا ہے اسی طرح قوت میں بھی بڑا ہے اور اس کی بڑائی عظمت و احترام تک محدود نہیں بلکہ وہ متعال ہے اپنی عظمت اور اپنی قوت کے بل بوتے پر سب پر غالب ہے۔ ایک ایک ذرے سے لے کر ایک ایک عظیم کُرّے تک سب اس کے سامنے جھکے ہوئے سرنگوں اور سجدہ ریز ہیں

- یہ ظاہر اور پوشیدہ، تاریکی و روشنی انسانوں کے لیے تو حقیقت ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے علم کے اعتبار سے سب یکساں ہے۔

- کوئی شخص آہستہ بات کرے یا زور سے بولے، وہ سب کو جانتا ہے اور سب کو سنتا ہے۔ اس کے یہاں سرگوشیاں اور رازداریاں کسی اخفا کا سبب نہیں بنتیں۔ کوئی دن کے اجالے میں گھومے پھرے اور کوئی رات کی تاریکیوں میں چھپ کے رہے، اللہ تعالیٰ کے علم کے سامنے سب یکساں ہیں

- وہ انسانوں کے پکڑنے میں اس لیے جلدی نہیں کرتا کہ اسے اس بات کا اندیشہ نہیں کہ کوئی مجرم کہیں چھپ کر ہماری نظروں سے اوجھل ہو جائے گا اور یا ہماری ڈھیل دینے سے وہ طاقت پکڑ لے گا اور پھر شاید دوبارہ اسے گرفت میں لانا مشکل ہو۔

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَ مِنۡ خَلۡفِهٖ يَحۡفَظُوۡنَهٗ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِهِمۡ ؕ وَ اِذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوۡمٍ سُوۡٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ - اس کے لیے ہیں باری باری آنے والے (فرشتے)

مِّنۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ - اس کے سامنے سے

وَ مِنۡ خَلۡفِهٖ - اور اس کے پیچھے سے بھی

يَحۡفَظُوۡنَهٗ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰهِ - وہ حفاظت کرتے ہیں اس کی اللہ کے حکم سے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ - حقیقت یہ ہے کہ اللہ نہیں بدلتا

مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰى - اس کو جو کسی قوم کے ساتھ ہے یہاں تک کہ

يُغَيِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِهِمۡ - وہ بدلیں اس کو جو ان کے نفوس میں ہے

وَ اِذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ - اور جب ارادہ کرتا ہے اللہ

عَقَّبَ يُعَقِّبُ ، تَعْقِيْبًا : ایک دوسرے کے پیچھے / بعد میں آنا (II)

مُعَقِّب : ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا

اردو میں: عقب،، عاقب، عاقبت، تعاقب، عقوبت

غَيَّرَ يُغَيِّرُ ، تَغْيِيْرًا : بدلنا

1. کسی چیز کی صورت کو بدلنا
2. کسی چیز کو دوسری چیز سے بدلنا
(یہاں دوسرے معنی مراد ہیں)

بِقَوۡمٍ سُوۡٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَ مَا لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ مِنۡ وَّالٍ ﴿۱۱﴾ هُوَ الَّذِیۡ یُرِیۡکُمُ الۡبَرۡقَ خَوۡفًا وَّ طَمَعًا وَّ یُنۡشِیُٔ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿ۚ۱۲﴾

بِقَوۡمٍ سُوۡٓءًا - کسی قوم سے کسی برائی کا

رَدَّ یَرُدُّ ، رَدًّا : ٹالنا، لوٹانا

مَرَدَّ : مصدر (م) – ٹالنا

اردو میں: رد کرنا، مرتد، ارتداد، مردود، متردد

فَلَا مَرَدَّ لَهٗ - تو نہیں ہے کہ لوٹائے (ٹالے) کوئی اس کو

وَ مَا لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ - اور نہیں ہے ان کے لیے اس کے علاوہ

وَلَی یَلِي ، وِلَایَةً : قریب ہونا، پیروی کرنا سے اسم فاعل وَال

اردو میں: ولی، مولا، مولانا، موالی، موالات، اَولٰی

مِنۡ وَّالٍ - کوئی حمایتی

اَرٰی یُرِیۡ ، اِرَآءَةٌ : دکھانا (IV)

هُوَ الَّذِیۡ یُرِیۡکُمُ الۡبَرۡقَ - وہی تو ہے جو دکھلاتا ہے تم کو بجلی

خَوۡفًا وَّ طَمَعًا - ڈرانے اور امید دلانے کے لیے

اردو میں: نشاۃ (ثانیہ)، نشوونما، منشاء، انشاپردازی، منشی

اَنۡشَاَ یُنۡشِیُٔ ، اِنۡشَآءٌ : پیدا کرنا، اٹھانا (IV)

وَّ یُنۡشِیُٔ - اور اٹھاتا ہے

اَلسَّحَابُ : بادل (خواہ پانی سے بھرا ہو یا خالی)

ثِقَالَ : ثقیل، بھاری، بوجھل

ثِقَالَ ، ثَقِیۡل کی جمع ہے

السَّحَابَ الثِّقَالَ - بھاری بادلوں کو

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَ مِنۡ خَلۡفِهٖ يَحۡفَظُوۡنَهٗ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِهِمۡ ؕ وَ اِذَاۤ اَرَادَ
اللّٰهُ بِقَوۡمٍ سُوۡٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَ مَا لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ مِنۡ وَّالٍ ﴿۱۱﴾ هُوَ الَّذِىۡ يُرِيۡكُمُ الۡبَرۡقَ خَوۡفًا وَّ طَمَعًا وَّيُنۡشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۚ ﴿۱۲﴾

ہر شخص کے آگے اور پیچھے اس کے مقرر کیے ہوئے نگراں لگے ہوئے ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی دیکھ بھال کر رہے ہیں حقیقت یہ ہے کہ اللہ کسی قوم کے حال کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے اوصاف کو نہیں بدل دیتی اور جب اللہ کسی قوم کی شامت لانے کا فیصلہ کر لے تو پھر وہ کسی کے ٹالے نہیں ٹل سکتی، نہ اللہ کے مقابلے میں ایسی قوم کا کوئی حامی و مددگار ہو سکتا ہے
وہی ہے جو تمہارے سامنے بجلیاں چمکاتا ہے جنہیں دیکھ کر تمہیں اندیشے بھی لاحق ہوتے ہیں اور امیدیں بھی بندھتی ہیں وہی ہے جو پانی سے لدے ہوئے بادل اٹھاتا ہے

There are guardians over everyone, both before him and behind him, who guard him by Allah's command. Verily Allah does not change a people's condition unless they change their inner selves. And when Allah decides to make a people suffer punishment, no one can avert it. Nor can any be of help to such a people against Allah.
He it is Who causes you to see lightning that inspires you with both fear and hope, and He it is Who whips up heavy clouds.

محمد اقبال

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۭ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْۗءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝11

نگران فرشتوں کی تذکیر و یاددہانی

- اس آیت کریمہ میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا محافظ اور نگہبان ہے، کچھ مامورین ہیں کہ جو پے در پے آگے اور پیچھے سے حوادث سے انسان کی حفاظت کرتے ہیں (: " انسانوں کی نگرانی اور نگہبانی کے لیے فرشتوں کی دو جماعتیں مقرر ہیں۔ ایک رات کے لیے، دوسری دن کے لیے اور یہ دونوں جماعتیں صبح اور عصر کی نمازوں میں اکٹھی ہوتی ہیں " حدیث متفق علیہ عن ابوہریرہؓ) ۔ یعنی بات صرف اتنی ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کے ہر حال کو براہ راست خود دیکھ رہا ہے اور اس کی تمام حرکات وسکنات سے واقف ہے، بلکہ مزید برآں اللہ کے مقرر کیے ہوئے نگران کار بھی ہر شخص کے ساتھ لگے ہوئے ہیں اور پورے کارنامہ زندگی کا ریکارڈ محفوظ کرتے جاتے ہیں۔اس حقیقت کو بیان کرنے سے مقصود یہ ہے کہ ایسے خدا کی خدائی میں جو لوگ یہ سمجھتے ہوئے زندگی بسر کرتے ہیں کہ انھیں شتر بے مہار کی طرح زمین پر چھوڑ دیا گیا ہے اور کوئی نہیں جس کے سامنے وہ اپنے نامہ اعمال کے لیے جواب دہ ہوں

- عذاب کے معاملے میں سنت الٰہی : سب چیزیں اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں وہ کسی پر جبر نہیں کرتا اور نہ کسی قوم کی حالت کو بگاڑتا ہے یعنی پسندیدہ حالت کو نہیں بگاڑتا یہاں تک کہ وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلے یعنی حالت ایمان واطاعت کو اور اللہ تعالیٰ کا جو حکم ہوا اس کے ماننے کی نیت کو جب بدلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی حالت بھی برائی کی طرف بدل ڈالتا ہے تو حاصل یہ ہوا کہ اللہ بالجبر کسی کو راہ راست پر نہیں لاتا ۔

- دنیا میں قوموں کا عروج وزوال الل ٹپ طور پر نہیں ہوتا بلکہ خدا کی نگرانی اور فیصلہ کے تحت ہوتا ہے۔ خدا جب کسی قوم کو اپنی نعمت سے نوازتا ہے تو وہ اس نعمت کو اس وقت تک اس کے لیے باقی رکھتا ہے جب تک وہ اپنے اندر اس کی استعداد باقی رکھے۔ استعداد کھو دینے کے بعد وہ قوم لازمی طور پر خدائی نعمت کو بھی کھو دیتی ہے

هُوَ الَّذِیۡ یُرِیۡكُمُ الۡبَرۡقَ خَوۡفًا وَّ طَمَعًا وَّ یُنۡشِیُٔ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۚ﴿۱۲﴾

آفاق میں عظمت الٰہی کی کچھ اور نشانیاں

- مشرکین مکہ کے مطالبہ عذاب کے جواب میں جس کا ذکر اوپر سے چلا آرہا ہے، اللہ تعالیٰ کی قدرت کی بے پناہی کو مزید نمایاں کیا گیا ہے آفاق کی بعض نشانیوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ کائنات میں غور و فکر کرنے والوں کے لیے نشانیاں تو روز ظاہر ہوتی رہتی ہیں:
- بجلی چمکتی ہے جو اپنے اندر امید اور ڈر دونوں کے پہلو رکھتی ہے، وہی بارش کا پیغام بن کر نمودار ہوتی ہے، سرسبز و شادابی ہونے کی وجہ سے امیدوں کا پیغام ہے اور اگر اللہ چاہتا ہے تو اسی کو عذاب کا تازیانہ بھی بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پانی سے لدے بادلوں کو پیدا فرماتا ہے جو رحمت کی گھٹا بن کر بھی برستے ہیں اور اگر اللہ چاہتا ہے تو انہی کے اندر سے طوفان نوح بھی ابل پڑتا ہے۔ ان نشانیوں کے بعد اب کن نشانیوں کے منتظر ہو؟
- جس پروردگار کی قدرتوں کا یہ عالم ہے اس کے بارے میں انسان غفلت کا شکار ہے، اس صورت حال کا تقاضا ہے کہ آدمی کبھی اپنے آپ کو خدا کی پکڑ سے مامون نہ سمجھے۔

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ؕ﴿۱۳﴾ لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ - اور تسبیح کرتی ہے بادل کی گرج

رَعْدٌ : گرج، کڑک (بادل کی آواز)

وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ - اور فرشتے بھی (تسبیح کرتے ہیں اس کی) اس سے ڈرتے ہوئے

خِيْفَةٌ : ڈر

وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ - اور وہی بھیجتا ہے بجلیاں

اَرْسَلَ يُرْسِلُ ، اِرْسَالٌ : بھیجنا (IV)

صَوَاعِق ، صَاعِقَةٌ : کی جمع - زمین پر گرنے والی بجلیاں

فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ - پھر گراتا ہے ان کو جس پر چاہتا ہے

اَصَابَ يُصِيْبُ ، اِصَابَةٌ : پہنچانا، برسانا، گرانا، ڈالنا (IV)

(ص و ب) صَاب : کسی چیز کا اوپر سے نیچے آنا، تیر کا عین نشانے پر لگنا (تیر مُصِيْب کہا جاتا ہے)

اردو میں: مصیبت، مصائب، اصابت

وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ - جبکہ وہ جھگڑ رہے ہوتے ہیں اللہ کے بارے میں

جَادَلَ يُجَادِلُ ، مُجَادَلَةٌ : جھگڑا کرنا (III)

اردو میں : جدل (جنگ و جدل)، مجادلہ

وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ - حالانکہ وہ تدبیر کرنے کا سخت ہے

مَحَلَ يَمْحَلُ ، مِحَالاً: کسی کے خلاف بری تدبیر کرنا

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ - اس کے لیے ہی ہے حق کی پکار (اسی کو پکارنا برحق ہے)

وَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَ مَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَ مَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾

وَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ - اور وہ جن کو پکارتے ہیں یہ لوگ اللہ کے سوا

دَعَا يَدْعُوْا ، دَعْوَةٌ : پکارنا

لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ - وہ جواب نہیں دیتے ان کو

اِسْتَجَابَ يَسْتَجِيْبُ ، اِسْتِجَابَةٌ : جواب دینا، قبول کرنا (X)

بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ - کسی چیز کا سوائے اس کے کہ جیسے پھیلانے والا

بَسَطَ : پھیلانا

بَاسِط : پھیلانے والا

كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ - دونوں ہتھیلیوں کو پانی کی طرف

كَفَّيْهِ (تثنیہ) — اس کا واحد كَفّ ہتھیلی

كَفَّيْهِ اصل میں كَفَّيْنِ تھا، اضافت کی وجہ تثنیہ کا نون گرا ہوا ہے

اردو میں: کف (سربکف)، کفِ افسوس، ہتھیلی کے مفہوم کی وجہ سے پاؤں کے تلوے کو بھی کف کہا جاتا ہے (کفِ پا)

لِيَبْلُغَ فَاهُ - تاکہ آ پہنچے وہ اس کے منہ میں

بَلَغَ يَبْلُغُ ، بُلُوْغٌ : پہنچنا

بَلَّغَ : پہنچنا، پہنچانا، کسی حد کو پہنچنا

اردو میں: بلاغ، بلاغت، ابلاغ، تبلیغ، مبلغ، بالغ، لوغت، مبلغ، مبالغہ

فَاه : منہ - (فَاه ، فُوْهٌ ، فَمٌ سب منہ کے معنی میں)

وَ مَا ضَلٰلٍ هُوَ بِبَالِغِهٖ - اور نہیں ہے وہ پہنچنے والا اس تک

وَ مَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ - اور نہیں ہے پکارنا کافروں کا

اردو میں: کف (سربکف)، کفِ افسوس، ہتھیلی کے مفہوم کی وجہ سے پاؤں کے تلوے کو بھی کف کہا جاتا ہے (کفِ پا)

وَ لِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ ظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ۩ ﴿١٥﴾

اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ - مگر گمراہی (بے کار)

وَ لِلّٰهِ يَسْجُدُ - اور اللہ کے لیے ہی سجدہ کرتے ہیں

سجدے سے مراد اطاعت میں جھکنا، حکم بجالانا اور سر تسلیم خم کرنا ہے۔اس معنی میں کائنات کی ہر شئے اللہ کو سجدہ کر رہی ہے

مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ - وہ جو زمین اور آسمانوں میں ہیں

طَوْعًا وَّ كَرْهًا - تابعدار ہوتے ہوئے اور ناپسند کرتے ہوئے (چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے)

(ط و ع) طَاعَ يَطُوْعُ ، طَوْعًا و طَاعَةً حکم ماننا، اطاعت کرنا

(ك ر ه) كَرِهَ يَكْرَهُ ، كَرْهًا و كَرَاهَةً و كَرَاهِيَةً : کسی چیز کو ناپسند کرنا

طوع اور کرہ - متضاد معنی میں (خوشی یا ناخوشی سے)

وَّ ظِلٰلُهُمْ - اور ان کے سایے بھی (سجدہ کرتے)

ظِلٰل : سائے (ظِلٌّ کی جمع)

بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ - صبح کو اور شام کو

غُدُوّ - صبح (فجر سے طلوعِ آفتاب تک کا وقت)

آصَال "اصیل" کی جمع ہے شام (غروبِ آفتاب کے قریب شام کا وقت)

وَ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَ يُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَ هُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَ هُوَ
شَدِيْدُ الْمِحَالِ ؕ﴿۱۳﴾ لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ
لِيَبْلُغَ فَاهُ وَ مَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَ مَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾ وَ لِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ
ظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ۩ ﴿۱۵﴾

بادلوں کی گرج اس کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتی ہے اور فرشتے اس کی ہیبت سے لرزتے ہوئے اُس کی تسبیح کرتے ہیں وہ کڑکتی ہوئی بجلیوں کو بھیجتا ہے اور (بسا اوقات) اُنہیں جس پر چاہتا ہے عین اس حالت میں گرا دیتا ہے جبکہ لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑ رہے ہوتے ہیں فی الواقع اس کی چال بڑی زبردست ہے۔ اسی کو پکارنا برحق ہے رہیں وہ دوسری ہستیاں جنہیں اس کو چھوڑ کر یہ لوگ پکارتے ہیں، وہ اُن کی دعاؤں کا کوئی جواب نہیں دے سکتیں اُنہیں پکارنا تو ایسا ہے جیسے کوئی شخص پانی کی طرف ہاتھ پھیلا کر اُس سے درخواست کرے کہ تو میرے منہ تک پہنچ جا، حالانکہ پانی اُس تک پہنچنے والا نہیں بس اِسی طرح کافروں کی دعائیں بھی کچھ نہیں ہیں مگر ایک تیر بے ہدف، وہ تو اللہ ہی ہے جس کو زمین و آسمان کی ہر چیز طوعاً و کرہاً سجدہ کر رہی ہے اور سب چیزوں کے سائے صبح و شام اُس کے آگے جھکتے ہیں

محمد اقبال

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَ
هُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ؕ ﴿۱۳﴾ لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى
الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ
كَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۩ ﴿۱۵﴾

The thunder celebrates His praise and holiness, and the angels, too, celebrate His praise for awe of Him. He hurls thunderbolts, striking with them whom He wills while they are engaged in disputation concerning Allah. He is Mighty in His contriving. To Him alone should all prayer be addressed, for those to whom they do address their prayers beside Him are altogether powerless to respond to them. The example of praying to any other than Allah is that of a man who stretches out his hands to water, asking it to reach his mouth, although water has no power to reach his mouth. The prayers of the unbelievers are a sheer waste.

All that is in the heavens and the earth prostrates itself, whether willingly or by force,24 before Allah; and so do their shadows in the morning and in the evening.

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ؕ﴿۱۳﴾

انسان کے بگاڑ کے اسباب

- انسان کے بظاہر بگڑنے کے اسباب میں سے ایک اہم ترین سبب انسان کا پیکر محسوس کا خوگر ہونا ہے (چیزوں کو ہاتھ سے چھو کر معلوم اور محسوس کرنے کی عادی نظر)، وہ بالعموم پردوں کے پیچھے جھانکنے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ پردوں ہی کو اصل قرار دے کر انھیں غیر معمولی حیثیت دے دیتا ہے (جدید الحاد بھی اسی بنیاد پر کہ جو کچھ نظر نہیں آتا، اس کا وجود نہیں)
- مظاہر فطرت و قدرت کے بارے میں انسانوں کے اعتقادات کا فساد اسی سبب سے پیدا ہوا ہے۔ وہ سورج کو چمکتا ہوا اور چاند کو دمکتا ہوا دیکھ کر انھیں کو قدرت کا سرچشمہ سمجھ لیتا ہے۔ پانی کی قوت اور منعفت کو دیکھ کر اس کو دیوتا مان لیتا ہے۔ وہ کبھی اس ذات کے بارے میں نہیں سوچتا جس نے ان کو قوتیں دے رکھی ہیں۔
- اس آیتِ کریمہ میں یہی بات بتائی گئی ہے یعنی بادلوں کی گرج یہ ظاہر کرتی ہے کہ جس خدا نے یہ ہوائیں چلائیں، یہ بھاپ اٹھائیں، یہ کثیف بادل جمع کیے، اس بجلی کو بارش کا ذریعہ بنایا اور اس طرح زمین کی مخلوقات کے لیے پانی کی بہم رسانی کا انتظام کیا، وہ سبوح و قدوس ہے، اپنی حکمت اور قدرت میں کامل ہے، اپنی صفت میں بے عیب ہے، اور اپنی خدائی میں لاشریک ہے۔ جانوروں کی طرح سننے والے تو ان بادلوں میں صرف گرج کی آواز ہی سنتے ہیں۔ مگر جو ہوش کے کان رکھتے ہیں وہ بادلوں کی زبان سے توحید کا یہ اعلان سنتے ہیں۔
- مشرکین کے اس نظرے کی بھی تردید کہ یہ فرشتے، بادلوں کی گرج اور بجلیوں کی کڑک، میں کوئی الوہیت نہیں ہے، یہ تو خود اللہ کی تسبیح کرتے ہیں

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَ مَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَ مَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾ وَ لِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ
فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ ظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾ السجدۃ

حاجت روائی و مشکل کشائی کے سارے اختیارات ایک ذات کے ہاتھ میں

- گذشتہ آیات میں اللہ تعالیٰ کی وسعتِ علم اور بے پایاں قدرت کو مختلف پیرایوں سے بیان کرکے یہ ثابت فرمایا ہے کہ بلاشبہ انسانی زندگی میں کئی دفعہ ایسے مواقع آتے ہیں جب آدمی ظاہری اسباب سے مایوس ہو کر مسبّب الاسباب کو پکارتا ہے یا ان قوتوں کو پکارتا ہے جن کے بارے میں اس نے یہ گمان کرلیا ہے کہ انھیں غیر معمولی قوتیں حاصل ہیں چاہے وہ پتھر کے بت ہوں یا انسانی شکلوں میں چلتے پھرتے اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق کے دعویدار ہوں۔ چاہے وہ غیبی قوتیں ہوں جو انسان کی نظر سے اوجھل ہیں لیکن وہ ان کی قوتوں پر بے پناہ یقین رکھتا ہے۔
- ان تمام کی طرف توجہ دلا کر ارشاد فرمایا جارہا ہے کہ انسانوں ! تم خود ہی فیصلہ کرو کہ جب تم مدد کے لیے دست سوال دراز کرتے ہو اور اپنی بے بسی کا واسطہ دے کر اپنی بے بسی کا علاج چاہتے ہو تو کیا تمہیں دست سوال ایسی قوتوں کے سامنے پھیلانا چاہیے جو خود دوسروں کے دست نگر، زندگی سے تہی دامن اور ہر طرح کے اختیار سے عاجز ہیں
- ان کو پکارنا تو ایسے ہی ہے جیسے ایک پیاسا کنویں کے پانی کی طرف ہاتھ بڑھائے کہ پانی اس کے پاس پہنچ جائے، وہ زندگی بھر بھی اسے پکارتا رہے، پانی کبھی اس کے منہ تک نہیں آئے گا اور نہ اس کی پیاس سیرابی سے آشنا ہوگی۔
- یہ لوگ جو اللہ کے علاوہ کسی اور کو پکارتے ہیں ان کی یہ پکار لاحاصل، وہ ایک تیر بے ہدف اور ان کی آواز صدا بہ صحرا

قُلۡ مَنۡ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلۡ اَفَاتَّخَذۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِيَآءَ لَا يَمۡلِكُوۡنَ لِاَنۡفُسِهِمۡ نَفۡعًا وَّ لَا ضَرًّا ؕ قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِى الۡاَعۡمٰى وَ الۡبَصِيۡرُ ۙ

قُلۡ مَنۡ - آپ کہیے ! (پوچھئے) کون ہے ؟

رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ - کون ہے رب آسمانوں کا اور زمین کا

قُلِ اللّٰهُ - آپ کہیے اللہ

قُلۡ اَفَاتَّخَذۡتُمۡ - آپ کہیے ، کیا پھر بھی تم نے بنا رکھے ہیں

اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ ، اِتِّخَاذٌ : پکڑنا، بنانا (VIII)

مِّنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِيَآءَ - اُس (اللہ) کے سوا ایسے کارساز (جو)

لَا يَمۡلِكُوۡنَ لِاَنۡفُسِهِمۡ - جو نہیں اختیار رکھتے خود کے لیے بھی

مَلَكَ يَمۡلِكُ ، مَلۡكٌ : مالک ہونا، اختیار رکھنا

نَفۡعًا وَّ لَا ضَرًّا - کسی نفع کا اور نہ کسی نقصان کا

قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِى - آپ کہیے ! کیا برابر ہیں ؟

اِسۡتَوٰى يَسۡتَوِىۡ ، اِسۡتِوَآءٌ : قائم ہونا، سیدھا بیٹھنا، برابر ہونا (VIII)

الۡاَعۡمٰى وَ الۡبَصِيۡرُ - اندھا اور دیکھنے والا

اَعۡمٰى : اندھا (عُمۡيٌ سے)

اَمْ هَلْ تَسْتَوِى الظُّلُمٰتُ وَ النُّوْرُ ۚ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿١٦﴾

اَمْ هَلْ تَسْتَوِى - یا کیا برابر ہیں ؟

الظُّلُمٰتُ وَ النُّوْرُ - اندھیرے اور نور

اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ - یا کیا ان لوگوں نے بنائے اللہ کے کچھ ایسے شریک

خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ - جنہوں نے پیدا کیا ہے اس کی مخلوق کی مانند

فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ - پھر مشتبہ ہو گیا ہے تخلیق کا معاملہ ان پر ؟

تَشَابَهَ يَتَشَابَهُ ، تَشَابُهٌ : مشتبہ ہونا (VI)

قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ - آپ کہیے، اللہ ہی ہے پیدا فرمانے والا ہے

كُلِّ شَيْءٍ - ہر چیز کا

وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ - اور وہ ہے یکتا، زبردست

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ
قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِى الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ
فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَىْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾

اِن سے پوچھو، آسمان و زمین کا رب کون ہے؟ کہو، اللہ پھر ان سے کہو کہ جب حقیقت یہ ہے تو کیا
تم نے اُسے چھوڑ کر ایسے معبودوں کو اپنا کارساز ٹھیرا لیا جو خود اپنے لیے بھی کسی نفع و نقصان کا
اختیار نہیں رکھتے؟ کہو، کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہوا کرتا ہے؟ کیا روشنی اور تاریکیاں یکساں
ہوتی ہیں؟ اور اگر ایسا نہیں تو کیا اِن ٹھیرائے ہوئے شریکوں نے بھی اللہ کی طرح کچھ پیدا کیا ہے
کہ اُس کی وجہ سے اِن پر تخلیق کا معاملہ مشتبہ ہو گیا؟ کہو، ہر چیز کا خالق صرف اللہ ہے اور وہ
یکتا ہے، سب پر غالب!

Ask them: "Who is the Lord of the heavens and the earth?" Say: "Allah." Tell them: "Have you taken beside Him as your patrons those who do not have the power to benefit or to hurt even themselves?" Say: "Can the blind and the seeing be deemed equals? Or can light and darkness be deemed equals?" If that is not so, then have those whom they associate with Allah in His Divinity ever created anything like what Allah did so that the question of creation has become dubious to them? Say: "Allah is the creator of everything. He is the One, the Irresistible.

محمد اقبال

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۭ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ڏ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَ
النُّوْرُ ڬ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝16

مشرکین کا اعتقادی تضاد اور اُس سے استدلال

- مشرکین ہزاروں کفر و شرک کے باوجود اللہ تعالیٰ کے منکر نہ تھے وہ مصیبتوں اور کشتیوں کی سواری میں تمام غیر اللہ سے کٹ کر صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے تھے اور جب ان سے پوچھا جاتا تھا کہ آسمانوں اور زمینوں کا خالق کون ہے تو بلا تامل جواب دیتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے انھوں نے اللہ تعالیٰ کے وجود اور خالقیت سے کبھی انکار نہیں کیا ہاں ان کا شرک یہ تھا کہ وہ غیر اللہ کی عبادت کرتے تھے اور تصرف وتدبیر امور میں غیر اللہ یعنی بتوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک مانتے تھے اور غیر اللہ کی عبادت کو قرب الٰہی کا ذریعہ مانتے تھے۔
- یہاں فرمایا گیا کہ جب تم یہ تسلیم کرتے ہو تو کس منطق سے انھوں نے خدا کے دوسرے ولی اور کارساز بنالیے جن کا حال یہ ہے کہ یہ بے چارے دوسروں کو کوئی نفع پہنچانا یا ان سے کسی ضرر کو دفع کرنا تو الگ رہا خود اپنے کو کوئی نفع پہنچانے یا اپنے اوپر کسی آئی ہوئی مصیبت کو دور کرنے پر بھی قادر نہیں ہیں۔
- اس آیت کریمہ میں **اعمی** اور **بصیر** کے الفاظ عقلی واخلاقی اندھوں اور اور بیناؤں کے مفہوم میں استعمال ہوئے ہیں
- اس طرح ' **ظلمٰت** ' سے مراد عقلی اور اخلاقی تاریکیاں ہیں اور ' **نور** ' سے مراد عقلی و ایمانی روشنی
- **ظلمٰت** کو جمع لایا گیا، جب کہ اس کے مقابل لفظ نور واحد استعمال ہوا ہے، اس میں ایک لطیف نکتہ کہ عقلی واخلاقی مفاسد کے ظہور میں آنے کے راستے اور دروازے بہت سارے ہو سکتے ہیں اور ہوتے ہیں لیکن عقلی واخلاقی روشنی (نور) کا دروازہ ایک ہی ہے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ۔

قُلۡ مَنۡ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ قُلِ اللّٰہُ ؕ قُلۡ اَفَاتَّخَذۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِہٖۤ اَوۡلِیَآءَ لَا یَمۡلِکُوۡنَ لِاَنۡفُسِہِمۡ نَفۡعًا وَّ لَا ضَرًّا ؕ قُلۡ ہَلۡ یَسۡتَوِی الۡاَعۡمٰی وَ الۡبَصِیۡرُ ۬ۙ اَمۡ ہَلۡ تَسۡتَوِی الظُّلُمٰتُ وَ النُّوۡرُ ۬ۚ اَمۡ جَعَلُوۡا لِلّٰہِ شُرَکَآءَ خَلَقُوۡا کَخَلۡقِہٖ فَتَشَابَہَ الۡخَلۡقُ عَلَیۡہِمۡ ؕ قُلِ اللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیۡءٍ وَّ ہُوَ الۡوَاحِدُ الۡقَہَّارُ ﴿۱۶﴾

- **ظلمات سے مراد** وہ تمام گمراہیاں، تمام غلط خیالات اور خواہشات نفس کے تمام مفاسد ہیں جنھیں انسانی فکر نے پیدا کیا ہے اور یا انبیائے کرام (علیہم السلام) کی دعوت کی مخالفت کے نتیجے میں قوموں نے از خود وہ راستے اختیار کیے ہیں
- **نور سے مراد** وہ روشنی ہے جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس کے نبیوں پر نازل ہوتی ہے جس میں صحیح فکر، صحیح علم، صحیح منزل اور صحیح راستے کی خبر دی جاتی ہے، جس میں علم و اخلاق کے رشتے کو جوڑا جاتا ہے اور جس میں کائنات سے اللہ تعالیٰ کے رشتے کی اور اللہ تعالیٰ سے کائنات کے رشتے کی وضاحت کی جاتی ہے۔ اور جس میں انسانی زندگی کی ایک ایک چُول اپنی جگہ بٹھا دی جاتی ہے تو پھر مزید کسی رہنمائی کی ضرورت نہیں رہتی۔
- Searching Question: تم اللہ تعالیٰ کو بالاتفاق خالق کائنات جانتے ہو، اس کے باوجود تم نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ دوسری قوتوں کو شریک بنا رکھا ہے تو کہیں اس کی یہ وجہ تو نہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ایک ایک چیز کو تخلیق فرمایا ہے اور وہ ساری کائنات کا خالق ہے، اسی طرح تمہارے شرکاء نے بھی کچھ چیزیں خلق کی ہیں اور اس طرح سے تم پر یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا کہ اس کائنات کا خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے یا دوسرے شرکاء بھی، حالانکہ تم جانتے ہو کہ تم ایسی کسی الجھن میں مبتلا نہیں ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کے خالق ہونے میں تمھیں کوئی اشتباہ نہیں تو پھر تم نے شرک کے لیے گنجائش کیسے نکالی۔
- آپ ﷺ کو فرمایا گیا کہ آپؐ اعلان کر دیں، اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور تخلیق کائنات میں کسی کو کوئی دخل نہیں، وہی اس کائنات کا مدبر بھی ہے اور حقیقی حاکم بھی، وہ ہر طرح کے شرک سے پاک ہے، تنہا اسی ذات کا حکم کائنات میں جاری وساری ہوگا۔ اس کائنات کے فیصلوں میں کوئی اس کا شریک نہیں ہوگا، وہ قہار ہے، اس کو غلبۂ کامل حاصل ہے، نہ کوئی اس کی ذات میں شریک ہے، نہ صفات میں، نہ اختیارات میں اور نہ حقوق میں۔

اضافی مواد

Reference Material

سورۃ الرعد آیات ۸ - ۱۶

☜ توحید علم کی دلیل - ہر مادہ کے رحم میں کیا ہے، اس میں کیا کمی بیشی ہو رہی ہے؟ وہ اسے کب جنے گی، کیا جنے گی؟ اللہ اس کا علم رکھتا ہے

← وہ ہر غیب اور حاضر کا علم رکھتا ہے، کوئی شخص خواہ ظاہر ہو یا پوشیدہ، خواہ وہ شب کے پردوں میں چھپا ہوا ہو یا روز روشن میں مصروف عمل ہو، اللہ کے علم نہیں ہے۔ اللہ کے مقرر کیے ہوئے فرشتے اس کی نگرانی کر رہے ہیں، وہ ان کو جب چاہے گا اور جہاں سے چاہے گا پکڑ لے گا

☜ قوموں کے عروج و زوال کا ضابطہ —یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ کسی قوم کو اپنی نظر عنایت سے محروم نہیں کرتا جب تک وہ قوم خود اپنی روش بگاڑ نہ لے۔ اور جو قوم اپنے حالات درست نہیں کرنا چاہتی تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے حالات نہیں بدلتا، جب قوم اپنی روش بگاڑ لیتی ہے تو اللہ کی طرف سے اس پر وہ عذاب آتا ہے جس کو کوئی بھی دفع نہیں کر سکتا

☜ اللہ ہی کو پکارنا برحق ہے، اس کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارنا شرک فی الدعاء ہے

☜ حق اور باطل (توحید اور شرک) کی وضاحت ایک تمثیل - اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو پکارنا ایسے ہی ہے جیسے سراب کو پانی سمجھ کر اس کے پیچھے بھاگنا - یہ انسانوں کے بنائے ہوئے خیالی شرکاء اور شفعاء ان کے کسی کام نہیں آئیں گے، ان کا پکارنا، ایک سراب اور دھوکا ہے

☜ کائنات کی ہر چیز اپنے وجود سے اللہ تعالیٰ کی توحید کی گواہی دے رہی ہے حتیٰ کہ انکار کرنے والے کے اپنے جسم اور ان کے اعضا بھی؂

تقدیر کے پابند نباتات و جمادات مومن فقط احکامِ الٰہی کا ہے پابند